

(امیر اہل سنت رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ”فیضانِ رمضان“ سے لئے گئے مواد کی انٹرویو)۔



گناہوں سے پاک صاف

صفحہ 14



شیخ طریقت، امیر اہل سنت، بانی دعوت اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطار قادری رضوی
رحمۃ اللہ علیہ



(طبرانی)

فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جو مجھ پر دس مرتبہ رُودِ پاک پڑھے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

یہ مضمون ”فیضانِ رمضان“ کے صفحہ 371 تا 384 سے لیا گیا ہے۔

گناہوں سے پاک صاف

دُعائے عطار

یا اللہ! جو کوئی رسالہ: ”گناہوں سے پاک صاف“ کے 14 صفحات پڑھ یا سُن لے اُس کو گناہوں سے پاک صاف کر کے بے حساب جنت الفردوس میں داخلہ عطا فرما۔ آمین بِجَاهِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

درود شریف کی فضیلت

سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ارشاد ہے: ”جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا

(مُسْلِم ص ۲۱۶ حدیث ۴۰۸)

اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔“

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

”عید“ کے تین حروف کی نسبت شش عشر عید کے روزوں پر گزرتے فضائل پر مشتمل تین فرامینِ مصطفیٰ ﷺ

﴿۱﴾ ”جس نے رَمَضان کے روزے رکھے پھر چھ دن شَوال میں رکھے تو گناہوں

سے ایسے نکل گیا جیسے آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔“

(مَجْمَعُ الزَّوَائِدِ ج ٣ ص ٤٢٥ حديث ٥١٠٢)

﴿۲﴾ ”جس نے رمضان کے روزے رکھے پھر ان کے بعد چھ دن شوال میں رکھے،

(مُسْلِم ص ۵۹۲، حَدِیث ۱۱۶۴)



فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر زُورِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بدبخت ہو گیا۔

(ابن سنی)

ہمساتِ محرم روزے رکھے ﴿۳﴾ ”جس نے عید الفطر کے بعد (شوال میں) چھ روزے رکھ لئے تو اُس نے پورے سال کے روزے رکھے کہ جو ایک نیکی ملائے گا اُسے دس ملیں گی۔ تو ماہِ رمضان کا روزہ دس مہینے کے برابر ہے اور ان چھ دنوں کے بدلے میں دو مہینہ تو پورے سال کے روزے ہو گئے۔“

(اِسْتَنْبَاطُ الْكُفَى لِلنَّسَائِ، ج ۲، ص ۶۲، ۱۶۲، (حدیث: ۲۸۶۱، ۲۸۶۰)

شش وعید کے روزے؟
کب رکھے جائیں؟

”بہتر یہ ہے کہ یہ روزے مُتَّفِق (مُتَّفِقٌ - رِقْ یعنی جُدا جُدا) رکھے جائیں
اور وعید کے بعد لگاتار چھ دنوں میں ایک ساتھ رکھ لے، جب بھی حَرَج نہیں۔“
(ذُرْمَخْتَار ج ۳ ص ۴۸۵، بہارِ شریعت ج ۱ ص ۱۰۱۰)

خلیلِ ملت حضرت علامہ مولانا مفتی محمد خلیل خان قادری برکاتی علیہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں: یہ روزے عید کے بعد لگاتار رکھے جائیں تب بھی مضائقہ نہیں اور بہتر یہ ہے کہ مُتَّفِق (یعنی جدا جدا) رکھے جائیں یعنی (جیسے) ہر ہفتے میں دو روزے اور عید الفطر کے دوسرے روز ایک روزہ رکھ لے اور پورے ماہ میں رکھے تو اور بھی مناسب معلوم ہوتا ہے۔ (سنی نبشتی زبور ص ۳۴۷) اَلْغُرَضُ عِیدُ الْفِطْرِ کا دن چھوڑ کر سارے مہینے میں جب جاہل شش عید کے روزے رکھ سکتے ہیں۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

ذو الحِجَّۃِ الحَرَامِ کے
ابتدائی دن کے فضائل

فتاویٰ رضویہ جلد 10 صفحہ 649 پر ہے: صوم (یعنی روزہ) وغیرہ اعمالِ صالحہ (یعنی نیک اعمال) کے لئے بعدِ رَمَضَانَ الْمُبَارَك سب دنوں سے افضل عَشْرَةُ ذِي الْحِجَّةِ ہے۔

”اللہ“ کے چار حروف کی نسبت عشرہ ذوالحجۃ الحرام کے فضائل کے متعلق 4 فرامینِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

﴿۱﴾ ”ان دس دنوں سے زیادہ کسی دن کا نیک عمل اللہ ﷻ کو محبوب نہیں۔“ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی:

مكة
المكرمةمدینة
المنورة

۳

گناہوں سے پاک صاف



(مُتَرَادِم)

فَوَانُ نُصَلِّیَ اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے حج پرچہ و شام و سب بارگاہ پاک پر حائے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

”یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اور نہ راہِ خُدا عَزَّوَجَلَّ میں جہاد؟“ فرمایا: ”اور نہ راہِ خُدا عَزَّوَجَلَّ میں جہاد، مگر وہ کہ اپنے جان و مال لے کر نکلے پھر ان میں سے کچھ واپس نہ لائے۔“ (یعنی صرف وہ مجاہدِ افضل ہوگا جو جان و مال قربان کرنے میں کامیاب ہو گیا)

﴿۲﴾ ”اللہ عَزَّوَجَلَّ کو عَشْرَہ ذُو الْحِجَّہ سے زیادہ کسی دن میں اپنی عبادت کیا جانا پسندیدہ نہیں اس کے ہر دن کا روزہ ایک سال کے روزوں اور ہر شب کا قیام شبِ قَدَر کے برابر ہے۔“

﴿۳﴾ ”مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ پر گمان ہے کہ عَزَّہ (یعنی 9 ذُو الْحِجَّہ الْحَرَام) کا روزہ ایک سال قبل اور ایک سال بعد کے گناہ مٹا دیتا ہے۔“

﴿۴﴾ ”عَزَّہ (یعنی 9 ذُو الْحِجَّہ الْحَرَام) کا روزہ ہر روزوں کے برابر ہے۔ (شُعَبُ الْإِيمَان ج ۳ ص ۳۰۷ حدیث ۳۷۶) (مُتَرَادِمات میں حاجی کو عَزَّہ کا روزہ مکروہ ہے،) حضرت سَیدُنا ابُو ہُرَیْرَہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے عَزَّہ کے دن (یعنی 9 ذُو الْحِجَّہ الْحَرَام کے روز حاجی کو) عَزَّات میں روزہ رکھنے سے مَنع فرمایا۔

(ابْنُ حُرَیْمَہ ج ۳ ص ۲۹۲ حدیث ۲۱۰۱)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

ہر مَدَنی ماہ (یعنی سنِ ہجری کے مہینے) میں کم از کم تین روزے ہر اسلامی بھائی اور اسلامی بہن کو رکھ ہی لینے چاہئیں۔ اس کے بے شمار دُنیوی اور اُخروی فوائد ہیں۔ بہتر یہ ہے کہ یہ روزے ”ایامِ بَیض“، یعنی چاند کی 13، 14 اور 15 تاریخ کو رکھے جائیں۔

﴿۱﴾ ”أُمُّ الْمُؤْمِنِیْنَ حضرت سَیدُنا حَفْصَہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم چار کے متعلق 3 روایات

روزے اور ہر مہینے میں تین دن کے روزے اور فِجر (کے فرض) سے پہلے دو رُکعتیں (یعنی دو سُنَّتیں)۔ (نَسَائی ص ۳۹۵)

مكة
المكرمةمدینة
المنورة

3

جنت
البقيعمكة
المكرمة



مكة
المكرمة

مدینة
المنورة

۴

گناہوں سے پاک صاف



فَوَانْ نَصُطَفْ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس کے پاس میرا ذکر ہو اور اس نے مجھ پر دُور شریف نہ پڑھا اس نے مجاکی۔

(عبدالرزاق)

حدیث ۲۴۱۳) حدیث پاک کے اس حصے ”عشر ذُو الْحِجَّةِ کے روزے“ سے مراد ذُو الْحِجَّةِ کے ابتدائی نو دنوں کے روزے ہیں، ورنہ دس ذُو الْحِجَّةِ کو روزہ رکھنا حرام ہے۔
(ماخوذ از مرقاة المفاتیح ج ۳ ص ۱۹۵)

﴿۲﴾ حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ طیبوں کے طیب، اللہ کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم آیامِ بیض میں بغیر روزہ کے نہ ہوتے نہ سفر میں نہ حضر (یعنی قیام) میں۔ (نسائی ص ۳۸۶ حدیث ۲۳۴۲)

﴿۳﴾ اُمُّ الْمُؤْمِنِین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت فرماتی ہیں: ”انبیاء کے سرتاج، صاحبِ معراج صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ایک مہینے میں ہفتہ، اتوار اور پیر کا جبکہ دوسرے ماہ منگل، بدھ اور جمعرات کا روزہ رکھا کرتے۔“ (ترمذی ج ۲ ص ۱۸۶ حدیث ۷۴۶)

ایامِ بیض کے روزوں کے بارے میں 5 ہر امینِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

﴿۱﴾ ”جس طرح تم میں سے کسی کے پاس لڑائی میں بچاؤ کے لئے ڈھال ہوتی ہے اسی طرح روزہ جہنم سے تمہاری ڈھال ہے اور ہر ماہ تین دن روزے رکھنا بہترین روزے ہیں۔“ (ابن خزیمہ ج ۳ ص ۳۰۱ حدیث ۲۱۲۰) ﴿۲﴾ ہر مہینے میں تین دن کے روزے ایسے ہیں جیسے دہر (یعنی ہمیشہ) کے روزے۔ (بخاری ج ۱ ص ۶۴۹ حدیث ۱۹۷۰) ﴿۳﴾ رمضان کے روزے اور ہر مہینے میں تین دن کے روزے سینے کی خرابی (یعنی جیسے نفاق) دُور کرتے ہیں۔ (مسندِ امام أحمد ج ۹ ص ۳۶ حدیث ۲۳۱۳۲) ﴿۴﴾ جس سے ہو سکے ہر مہینے میں تین روزے رکھے کہ ہر روزہ دس گناہ مٹاتا اور گناہ سے ایسا پاک کر دیتا ہے جیسا پانی کپڑے کو۔ (منہجِ کبیر ج ۲ ص ۳۵ حدیث ۶۰) ﴿۵﴾ جب مہینے میں تین روزے رکھنے ہوں تو ۱۳، ۱۴ اور ۱۵ کو رکھو۔ (نسائی ص ۳۹۶ حدیث ۲۴۱۷)

میں نے لکھی دعائیں مانگتے تھے اٹھ اٹھ اسلامی بھائیو! ایامِ بیض کے

تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ”دعوتِ اسلامی“ کا مدنی ماحول اپنا لیجئے، حُرفِ دُور دُور سے دیکھنے سے



مكة
المكرمة

مدینة
المنورة

4

جنت
البقیع

مكة
المكرمة





مكة المكرمة

المنورة

5

گناہوں سے پاک صاف



(بجایہ)

فَوَانِ مُصْطَفًى صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جو کچھ پروردگار شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا۔

بات نہیں بنے گی، سنتوں کی تربیت کے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر کیجئے، رَمَضَانُ الْمُبَارَك کا اجتماعی اعتکاف بھی فرمائیے، اِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ وہ قُلُوبِ سَکُونِ مِیْسَر آئے گا کہ آپ حیران رہ جائیں گے۔ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں آکر کیسے کیسے بگڑے ہوئے لوگ راہِ راست پر آجاتے ہیں اس کی ایک جھلک ملاحظہ فرمائیے، چنانچہ تحصیلِ حُل (باب الاسلام سندھ پاکستان) کے ایک نوجوان انتہائی فسادی اور شریر تھے، لڑائی جھگڑائی کا پسندیدہ مشغلہ تھا، ان کی شرانگیزیوں سے سارا محلّہ تنگ تھا اور گھر والے تو اس قدر بیزار تھے کہ ان کے مرنے کی دعائیں مانگتے تھے۔ خوش قسمتی سے کچھ اسلامی بھائیوں نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے انہیں رَمَضَانُ الْمُبَارَك کے اجتماعی اعتکاف کی دعوت پیش کی انہوں نے مُرّت میں ہاں کر دی اور رَمَضَانُ الْمُبَارَك (۱۴۲۰ھ 1999ء) میں مبین مسجد عطار آباد کے اندر عاشقانِ رسول کے ساتھ مُعْتَكِف ہو گئے۔ دورانِ اعتکاف انہیں وضو، غسل، نماز کا طریقہ نیز حقوقِ اللہ و حقوقِ العباد اور احترامِ مسلم کے احکام سیکھنے کو ملے، سنتوں بھرے پُرسوز بیانوں اور رقت انگیز دعاؤں نے انہیں ہلا کر رکھ دیا! بصدِ ندامت انہوں نے سابقہ کُناہوں سے توبہ کی، نیکیاں کرنے کی دل میں اُمَنگ پیدا ہوئی۔ الْحَمْدُ لِلَّهِ عَزَّوَجَلَّ انہوں نے عشقِ مصطفیٰ صَلَّی اللہ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نشانی وارثی شریف سجالی، سرسبز عمامہ شریف کے تاج سے سرسبز کیا اور لڑائی جھگڑوں کی جگہ نیکی کی دعوت کے شیدائی بن گئے۔

آؤ آکر گناہوں سے توبہ کرو، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف

رحمتِ حق سے دامن تم آکر بھرو، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اعتکاف (دہائی بخشش ص ۶۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّد

”مُصْطَفًى“ کے پانچ حُرُوف کی نسبت پیرِ شریف
اور معجزات کے روزوں کے متعلق 5 روایات

﴿۱﴾ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: پیر اور



مكة المكرمة

المنورة

5

جنت البقیع

مكة المكرمة





مكة
المكرمة

مدينة
المنورة

٦

جنت
البقيع

مكة
المكرمة



(طبرانی)

فَوَانٌ يُصَلِّى عَلَى اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جَسَّ كَاسٍ يَرِىٰ اَوْ كَرِهَ اَوْرَاسُ نَعْمَ يَزْدُو دُپَاكٌ نَحْمُكَ كَارَسْتَهُ يَجُوزِيَا.

جمعرات کو اعمال پیش ہوتے ہیں تو میں پسند کرتا ہوں کہ میرا اُٹل اُس وقت پیش ہو کہ میں روزہ دار ہوں۔ (تقریبی ج ۲ ص ۱۸۷ حدیث ۷۴۷) تاکہ روزے کی بَرَکت سے رَحْمَتِ الہی کا دریا جوش مارے۔ (مراۃ ج ۳ ص ۱۸۸)

﴿۲﴾ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پیر شریف اور جمعرات کو روزے رکھا کرتے تھے، اِس کے بارے میں عرض کی گئی تو فرمایا: ان دنوں دنوں میں اللہ تَعَالٰی ہر مسلمان کی مغفرت فرماتا ہے مگر وہ شخص جنہوں نے باہم (یعنی اپس میں) جدائی کر لی ہے ان کی نسبت ملائکہ سے فرماتا ہے نہیں چھوڑ دو یہاں تک کہ صَلَّح کر لیں۔ (ابن ماجہ ج ۲ ص ۳۴۴ حدیث ۱۷۴۰)

مُفَسِّرِ شَہِیرِ حَکِیمِ الْأُمَمَتِ حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ اَس حدیثِ پاک کے تحت مرآۃ جلد 3 صفحہ 196 پر فرماتے ہیں: سُبْحَنَ اللّٰہِ! یہ دنوں دن بڑی عَظَمَت اور بَرَکت والے ہیں کیوں نہ ہوں کہ انہیں عَظَمَت والوں سے نسبت ہے، ”جمعرات“، تو جمعہ کا پڑوسی ہے اور حضرت آمنہ خاتون کے حاملہ ہونے کا دن ہے، اور ”پیر“ خُصُورِ انور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ولادت کا دن بھی ہے اور زُولِ قرآنِ کریم کا بھی۔

﴿۳﴾ اُمُّ الْمُؤْمِنِینِ حضرت سَیدَتُنَا عَائِشَہ صَدِیقَہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہَا رَاِیَتْ فرماتی ہیں: نبیوں کے سر تاج، صاحبِ معراج صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پیر اور جمعرات کے روزے کا خاص خیال رکھتے تھے۔ (تقریبی ج ۲ ص ۱۸۶ حدیث ۷۴۵)

﴿۴﴾ حضرت سَیدَتُنَا ابُو قتادہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں، ہر کارِ نامدار، مدینے کے تاجدار، رسولوں کے سالار، نبیوں کے سردار صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے پیر شریف کے روزے کا سبب دریافت کیا گیا تو فرمایا: اِسی میں میری ولادت ہوئی، اِسی میں مجھ پر وحی نازل ہوئی۔ (مسلم ص ۵۹۱ حدیث ۱۹۸-۱۱۶۲)

﴿۵﴾ حضرت سَیدَتُنَا اُسامہ بن زَید رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے غلام رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے: فرماتے ہیں کہ سَیدَتُنَا اُسامہ بن زَید رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُمَا سفر میں بھی پیر اور جمعرات کا روزہ تَرَک نہیں فرماتے تھے۔ میں نے ان کی بارگاہ میں عرض کی: کیا وجہ ہے کہ آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ اِس بڑی عُمر میں بھی پیر اور جمعرات کا روزہ رکھتے ہیں؟ فرمایا:





رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پیر اور جمعرات کا روزہ رکھا کرتے تھے۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! کیا وجہ ہے کہ آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پیر اور جمعرات کا روزہ رکھتے ہیں؟ تو ارشاد فرمایا: لوگوں کے اعمال پیر اور جمعرات کو پیش کئے جاتے ہیں۔ (شُعْبُ الْإِيمَان ج ۳ ص ۳۹۲ حدیث ۳۸۵۹)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

”جنت کے تین حروف کی نسبت سے بدھ اور جمعرات کے روزوں کے 3 فضائل“

﴿۱﴾ حضرت سیدنا عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے اللہ کے پیارے رسول، رسول مقبول، سیدہ آمنہ کے گلشن کے مہکتے پھول صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ بشارت نشان ہے: جو بدھ اور مجھرات کے روزے رکھے اُس کے لئے جہنم سے آزادی لکھ دی جاتی ہے۔ (آبُو بَعْلٰی ج ۵ ص ۱۱۰ حدیث ۵۶۱۰)

﴿۲﴾ حضرت سیدنا مسلم بن عبد اللہ قرشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والدِ مکرم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بارگاہ رسالت صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں یا تو خود عرض کی یا کسی اور نے دریافت کیا: یا رسول اللہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں ہمیشہ روزہ رکھوں؟ سرکار صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم خاموش رہے، پھر دوسری مرتبہ عرض کی، پھر خاموشی اختیار فرمائی۔ تیسری بار پوچھنے پر استفسار فرمایا کہ روزے کے متعلق کس نے سوال کیا؟ عرض کی، میں نے یا نبی اللہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! تو جواباً ارشاد فرمایا: بے شک تجھ پر میرے گھر والوں کا حق ہے تو رمضان اور اس سے مُثَصِّل مبین (سَوَّال) اور ہر بدھ اور جمعرات کے روزے رکھ کہ اگر تو ایسا کرے گا تو گویا تو نے ہمیشہ کے روزے رکھے۔

(شُعَبُ الْإِيمَان ج ۳ ص ۳۹۰ حدیث ۳۸۶۸)

مكة
المكرمةمدينة
المنورة

۸

گناہوں سے پاک صاف



(منہاج)

فَوَانْ نُّصَلِّ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر رُز و شریف نہ پڑے تو وہ لوگوں میں سے کچھ ترین شخص ہے۔

﴿۳﴾ فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: ”جس نے رَمَضان، شَوَّال، بدھ اور جُمُعرات کا روزہ رکھا تو وہ داخلِ جَنّت ہوگا۔“

(السُّنَنُ الْكُبْرَى لِلنَّسَائِي ج ۲ ص ۱۴۷ حدیث ۲۷۷۸)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

”پھر تم“ کے تین حُرُوف کی نسبت سے بدھ، جمعرات اور جمعہ کے روزوں کے فضائل پر مشتمل 3 فرامینِ مصطفیٰ ﷺ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

﴿۱﴾ جس نے بدھ، جمعرات و جُمُعہ کا روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اُس کیلئے جَنّت میں ایک مکان بنائے گا جس کا باہر کا حصہ اندر سے دکھائی

(مُعْجَم أَوْسَط ج ۱ ص ۸۷ حدیث ۵۳)

دے گا اور اندر کا باہر سے۔

﴿۲﴾ جس نے بدھ، جمعرات و جُمُعہ کا روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اُس کیلئے جَنّت میں موتی اور یاقوت و زبرجد کا محل بنائے گا اور اُس

(شُعَبُ الْإِيمَان ج ۳ ص ۳۹۷ حدیث ۳۸۷۳)

کیلئے دوزخ سے بَرَاءت (یعنی آزادی) لکھ دی جائے گی۔

﴿۳﴾ جس نے بدھ، جمعرات و جُمُعہ کا روزہ رکھا پھر جُمُعہ کو تھوڑا یا زیادہ تَصَدَّق (یعنی خیرات) کرے تو جو گناہ کئے ہیں بخش

(ایضاً حدیث ۳۸۷۲)

دیئے جائیں گے اور ایسا ہو جائے گا جیسے اُس دن کراچی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

”جمعہ“ کے چار حُرُوف کی نسبت سے جمعہ کے روزے متعلق 4 فرامینِ مصطفیٰ ﷺ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

﴿۱﴾ ”جس نے جُمُعہ کا روزہ رکھا تو اللہ ﷻ اُسے آخرت کے دس دنوں کے برابر اجر عطا فرمائے گا اور وہ ایام (اپنی مقدار میں)

مكة
المكرمةمدينة
المنورة

8

جنة
البقيعمكة
المكرمة



(شُعْبُ الْإِيمَان ج ٣ ص ٣٩٣ حديث ٣٨٦٢)

آیام دنیا کی طرح نہیں ہیں۔“

فتاویٰ رضویہ جلد 10 صفحہ 653 پر ہے: روزہ جمعہ یعنی جب اس کے ساتھ پنجشنبہ یا شنبہ (یعنی جمعرات یا ہفتے کا روزہ) بھی شامل ہو مروی ہوا کہ دس ہزار برس کے روزوں کے برابر ہے۔

﴿۲﴾ ”جس نے جُمُعہ ادا کیا اور اِس دِن کا روزہ رکھا اور مریض کی عیادت کی اور جنازے کے ساتھ گیا اور نکاح میں حاضر ہوا تو اُس

کیلئے جنت واجب ہوگئی۔“ (مُجَمَّع کَبِیْر ج ۸ ص ۹۷ حدیث ۷۴۸۴)

﴿۳﴾ ”جس نے روزے کی حالت میں یومِ جمعہ کی صُبح کی اور مریض کی عیادت کی اور جنازے کے ساتھ گیا اور صدقہ کیا تو اُس

نے اپنے لئے جنت واجب کر لی۔“ (شُعَبُ الْإِيمَان ج ۳ ص ۳۹۳ حدیث ۳۸۶۴)

﴿۴﴾ جس نے بروزِ جمعہ روزہ رکھا اور مریض کی عیادت کی اور مسکین کو کھانا کھلایا اور جنازے کے ہمراہ چلا تو اُسے چالیس سال کے گناہ

لاحق نہ ہوں گے۔ (ایضاً ص ۳۹، حدیث ۳۸۶۰) حدیث پاک کے اس حصے ”اُسے چالیس سال کے گناہ لاحق نہ ہوں گے“ سے مراد تو اُسے نیکی ہی کی توفیق ملے گی یا گناہ صادر ہوئے تو ایسی تو بہ کی توفیق مل جائے گی جو اس کے گناہوں کو مٹا دے گی۔

حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بہت کم جُمُعہ کا روزہ ترک فرماتے تھے۔ (اُیضاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح عاشورا کے روزے کے پہلے یا بعد میں ایک روزہ رکھنا ہے اسی طرح جمعہ میں بھی کرنا ہے، کیوں کہ خصوصیت کے ساتھ تہا جمعہ (اس مسئلے کا خلاصہ آگے آ رہا ہے) یا صرف ہفتے کا روزہ رکھنا مکروہ تنزیہی (یعنی ناپسندیدہ) ہے۔ ہاں اگر کسی مخصوص تاریخ کو جمعہ یا ہفتہ آ گیا تو تہا جمعہ یا ہفتے کا روزہ رکھنے میں کراہت نہیں۔ مثلاً 15 شعبان المعظم، 27 رجب المرجب وغیرہ۔

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ





مكة المكرمة

مدينة المنورة

۱۰

گناہوں سے پاک صاف



فَوَإِنْ نَضَعُ عَلَى اللَّهِ أَعْيُنَنَا عَلَى رِجَالِنَا لَتَلَوُنَا عَنْهَا خُفًّ يَّسِرًا (سورہ ابراہیم: ۱۸)

”فَضْلُ“ کے تین حُرُوف کی نسبت سے تنہا جمعہ کا روزہ رکھنے کی اہم نکتہ پر 3 مزامینِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

﴿۱﴾ شبِ جمعہ کو دیگر راتوں میں شبِ بیداری کیلئے خاص نہ کرو اور نہ ہی یومِ جمعہ کو دیگر دنوں میں روزے کے ساتھ خاص کرو

مگر یہ کہ تم ایسے روزے میں ہو جو تمہیں رکھنا ہو۔ (مسلم ص ۵۷۶ حدیث ۱۱۴۴)

مُفَسِّرِ شَہِیرِ حَکِیمِ الْأُمّتِ حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ مَرَاتَہُ جلد 3 صفحہ 187 پر ”شبِ جمعہ کو دیگر راتوں میں شبِ بیداری کیلئے خاص نہ کرو۔“ کے تحت فرماتے ہیں: یعنی جمعہ کی رات میں عبادت کرنا منع نہیں، بلکہ اور راتوں میں بالکل عبادت نہ کرنا مناسب نہیں کہ یہ غفلت کی دلیل ہے چونکہ جمعہ کی رات ہی زیادہ عظمت والی ہے، اندیشہ تھا کہ لوگ اس کو نفی عبادتوں سے خاص کر لیں گے اس لیے اسی رات کا نام لیا گیا۔

﴿۲﴾ تم میں سے کوئی ہرگز جمعہ کا روزہ نہ رکھے مگر یہ کہ اس کے پہلے یا بعد میں ایک دن ملا لے۔ (بخاری ج ۱ ص ۶۵۳ حدیث ۱۹۸۵)

﴿۳﴾ جمعہ کا دن تمہارے لئے عید ہے اس دن روزہ مت رکھو مگر یہ کہ اس سے پہلے یا بعد میں بھی روزہ رکھو۔

(التَّغْيِيبُ وَالتَّهْيِيبُ ج ۲ ص ۸۱ حدیث ۱۱)

احادیثِ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ تنہا جمعہ کا روزہ نہ رکھنا چاہئے مگر یہ مُمَانَعَتِ صُرْفِ اُسی صورت میں ہے جبکہ خُصُوصِیَّت کے ساتھ جمعہ ہی کا روزہ رکھا جائے اگر خُصُوصِیَّت نہ ہو مثلاً جمعہ کے روز چھٹی تھی اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے روزہ رکھ لیا تو کراہت نہیں۔

مُفَسِّرِ شَہِیرِ حَکِیمِ الْأُمّتِ حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ مَرَاتَہُ جلد 3 صفحہ 187 پر فرماتے ہیں: مثلاً کوئی شخص ہر گیارہویں یا بارہویں تاریخ کو روزہ رکھنے کا عادی ہو اور اتفاق سے اس دن جمعہ آجائے تو رکھ لے، اب خلافِ اولیٰ بھی نہیں۔



مكة المكرمة

مدينة المنورة

10

جنة البقيع

مكة المكرمة





روزہ جمعے کے متعلق ایک فتویٰ

اس ضمن میں فتاویٰ رضویہ (مُخَوَّجہ) جلد 10 صَفْحَہ 559 سے معلوماتی سوال جواب ملاحظہ ہوں: سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلے میں کہ جُمُعہ کا روزہ نفل رکھنا کیسا ہے؟ ایک شخص نے جُمُعہ کا روزہ رکھا دوسرے نے اُس سے کہا جُمُعہ عیدُ المؤمنین ہے، روزہ رکھنا اس دن میں مکروہ ہے اور باصرار بعد دو پہر کے روزہ تُوڑ دیا اور کتاب ”سِرُّ الْقُلُوب“ میں مکروہ ہونا لکھا ہے دکھلادیا۔ ایسی صورت میں روزہ توڑنے والے کے ذمے کفارہ ہے یا نہیں؟ اور تُوڑنے والے کو کوئی الزام ہے یا نہیں؟۔ الجواب: جُمُعہ کا روزہ خاص اس نیت سے (رکھنا) کہ آج جُمُعہ ہے اس کا روزہ بِالْتَّخْصِیصِ (یعنی تَخْصِیصِ نیت سے رکھنا) چاہئے، مکروہ ہے، مگر وہ کراہت کہ توڑنا لازم ہوا، اور اگر خاص بہ نیت تَخْصِیصِ نہ تھی تو اَصْلًا کراہت بھی نہیں، اُس دوسرے شخص کو اگر نیت مکروہ پر اطلاع نہ تھی جب تو اعتراض ہی سرے سے حماقت ہوا اور روزہ توڑ دینا شرع پر سخت جرات اور اگر اطلاع بھی ہوئی جب بھی مسئلہ بتا دینا کافی تھا نہ کہ روزہ تُوڑنا اور وہ بھی بعد دو پہر کے، جس کا اختیار نفل روزے میں والدین کے سوا کسی کو نہیں، توڑنے والا اور تُوڑانے والا دونوں گنہگار ہوئے، توڑنے والے پر قضا لازم ہے کفارہ اَصْلًا (یعنی بالکل) نہیں۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہفتہ اور اتوار کے روزے

حضرت سیدنا ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہفتے اور اتوار کا روزہ رکھتے اور فرماتے: ”یہ دونوں (یعنی ہفتہ اور اتوار) مُشْرِکِین کی عید کے دن ہیں اور میں چاہتا ہوں کہ ان کی مَخَالَفَت کروں۔“ (ابن خُزَیْمَہ ج 3 ص 318 حدیث 2167)

تہا ہفتے کا روزہ رکھنا منع ہے۔ چنانچہ حضرت سیدنا عبد اللہ بن بُکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی بہن رضی اللہ تعالیٰ عنہا



مكة
المكرمةمدينة
المنورة

۱۲

گناہوں سے پاک صاف



(ابن ہادی)

فَوَانْ نُّصَلِّ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مُحَمَّدٌ رَزَقَ شَرِيفٌ دُخْوًا، اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ تَمَّ بِرَحْمَتِهِ يَسَّحُ مَا

سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”ہفتے کے دن کا روزہ فرض روزوں کے علاوہ مت رکھو۔“ حضرت سیدنا امام ابوعلیٰ ترمذی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے اور یہاں ممانعت سے مراد کسی شخص کا ہفتے کے روزے کو خاص کر لینا ہے کہ یہودی اس دن کی تعظیم کرتے ہیں۔ (ترمذی ج ۲ ص ۱۸۶ حدیث ۷۴۴)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

”اے شہنشاہِ مدینہ، کئی تیرہ حروف کی
تسبیت روزہ نفل کے 13 پہلے دن پھول

✽ ماں باپ اگر بیہوش روزے سے اس لئے منع کریں کہ بیماری کا اندیشہ ہے تو والدین کی اطاعت کرے۔ (رد المحتار ج ۳ ص ۴۷۸)

✽ شوہر کی اجازت کے بغیر بیوی نفل روزہ نہیں رکھ سکتی۔ (دُرِّمُخْتَار ج ۳ ص ۴۷۷)

✽ نفل روزہ تہذیباً شروع کرنے سے پورا کرنا واجب ہو جاتا ہے اگر توڑے گا تو قضا واجب ہوگی۔ (ایضاً ص ۴۷۳)

✽ نفل روزہ جان بوجھ کر نہیں توڑا بلکہ بلا اختیار ٹوٹ گیا مثلاً عورت کو روزے کے دوران حیض آ گیا تو روزہ ٹوٹ گیا

مگر قضا واجب ہے۔ (ایضاً ص ۴۷۴)

✽ نفل روزہ بلا عذر توڑنا، ناجائز ہے۔ مہمان کے ساتھ اگر میزبان نہ کھائے گا تو اُسے یعنی مہمان کو ناگوار گزرے گا۔ یا

مہمان اگر کھانا نہ کھائے تو میزبان کو اذیت ہوگی تو نفل روزہ توڑنے کیلئے یہ عذر ہے بشرطیکہ یہ بھروسہ ہو کہ اس کی

قضا رکھ لیگا اور یہ بھی شرط ہے کہ ضحوة کُبریٰ سے پہلے توڑے بعد کو نہیں۔ (دُرِّمُخْتَار، رد المحتار ج ۳ ص ۴۷۵-۴۷۶)

✽ والدین کی ناراضی کے سبب عشر سے پہلے تک نفل روزہ توڑ سکتا ہے بعدِ عصر نہیں۔ (ایضاً ص ۴۷۷)

✽ اگر کسی اسلامی بھائی نے دعوت کی تو ضحوة کُبریٰ سے قبل نفل روزہ توڑ سکتا ہے مگر قضا واجب ہے۔ (دُرِّمُخْتَار ج ۳ ص ۴۷۷-۴۷۳)

مكة
المكرمةمدينة
المنورة

12

جنة
البقيعمكة
المكرمة

مكة
المكرمةمدينة
المنورة

۱۳

گناہوں سے پاک صاف



فَوَانْ نَصِلْهُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مجھ پر کثرت سے درود پاک پڑھو، جب تمہارا مجھ پر درود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔ (ابن مساکر)

✽ اس طرح نیت کی کہ ”کہیں دعوت ہوئی تو روزہ نہیں اور نہ ہوئی تو ہے۔“ یہ نیت صحیح نہیں، بہر حال روزہ دار نہیں۔

(عالمگیری ج ۱ ص ۱۹۰)

✽ ملازم یا مزدور اگر نفل روزہ رکھیں تو کام پورا نہیں کر سکتے تو ”مُتَنَاجِر“ (یعنی جس نے ملازمت یا مزدوری پر کھایا ہے) کی

اجازت ضروری ہے۔ اور اگر کام پورا کر سکتے ہیں تو اجازت کی ضرورت نہیں۔^۱ (ذُرْمُخْتَار ج ۳ ص ۴۷۸)

✽ طالب علم دین اگر نفل روزہ رکھتا ہے تو کمزوری ہوتی، نیند چڑھتی اور سُستی کے سبب طلب علم دین میں رکاوٹ کھڑی ہوتی ہے تو افضل یہ ہے نفل روزہ نہ رکھے۔

✽ حضرت سیدنا داؤد علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام ایک دن چھوڑ کر ایک دن روزہ رکھتے تھے۔ اس طرح روزے

رکھنا ”صوم داؤدی“ کہلاتا ہے اور ہمارے لئے یہ افضل ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

نے ارشاد فرمایا: ”افضل روزہ میرے بھائی داؤد (علیہ السلام) کا روزہ ہے کہ وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن نہ رکھتے

اور دشمن کے مقابلے سے فرار نہ ہوتے تھے۔“ (ترمذی ج ۲ ص ۱۹۷ حدیث ۷۷۰)

✽ حضرت سیدنا سلیمان علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام تین دن مہینے کے شروع میں، تین دن وسط (یعنی بیچ) میں اور تین دن آخر

میں روزہ رکھا کرتے تھے اور اس طرح مہینے کے اوائل، اواسط اور اواخر میں روزہ دار رہتے تھے۔ (ابن عساکر ج ۲ ص ۴۸)

✽ صوم دہر (یعنی ہمیشہ روزے رکھنا سو اناچ دنوں یعنی شوال کی یکم اور ذی الحجہ کی دسویں تا تیرہویں کے جن میں روزہ رکھنا حرام

ہے) مکروہ تہزیبی ہے۔ (ذُرْمُخْتَار ج ۳ ص ۳۹۱)

ہمیشہ روزہ رکھنا ہمیشہ کے روزوں سے ممانعت پر ”بخاری شریف“ کی یہ حدیث بھی ہے اور اس کا مفہوم بھی علمائے تاناویل کے ساتھ بیان فرمایا ہے

دینیہ

۱۔ ملازمت کے متعلق بہترین معلومات کیلئے مکتبہ المدینہ کا لکچر کردہ صرف ۲۲ صفحات کا رسالہ ”حلال طریقے سے کمائی 50 ذنی چول“ کا ضرور مطالعہ فرمائیے۔

مكة
المكرمةمدينة
المنورة

13

جنة
البقيعمكة
المكرمة



فَوَإِنْ مِصْطَفَىٰ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَىٰ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جِسْمَ تَابِ مِثْلِ نَجْمٍ يَزِيدُ بِكَ لَمَعًا وَجِبْكَ بِرِثَامٍ مِنْ رَبِّكَ فَرَحْتَ اسْكُنْ لَيْلَةَ مُنْتَفَرٍ (یعنی بخشش کی دعا) کرتے رہیں گے۔ (طبرانی)

چنانچہ فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم: لَا صَامَ مَنْ صَامَ الدَّهْرَ۔ یعنی جو ہمیشہ روزے رکھے اس نے روزے رکھے ہی نہیں۔
(بخاری ج ۱ ص ۶۵۱ حدیث ۹۱۷۹)

شرح حدیث شارح بخاری حضرت علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ التَّعَالٰی اس حدیث پاک کے تحت لکھتے ہیں: اگر اس خبر کو ”نہی“ کے معنی میں مانیں (یعنی اگر اس حدیث کا یہ معنی لیں کہ ہمیشہ

روزے رکھنا منع ہے اور جو رکھے گا تو اسے کوئی ثواب نہیں ملے گا) تو (اس صورت میں حدیث کا) یہ ارشاد ان لوگوں کے لیے ہے جنہیں مسلسل روزہ رکھنے کی وجہ سے اس کا ظن غالب ہو کہ اتنے کمزور ہو جائیں گے کہ جو حقوق ان پر واجب ہیں ان کو ادا نہیں کر پائیں گے خواہ وہ حقوق دینی ہوں یا دنیوی، مثلاً نماز، جہاد، بچوں کی پرورش کے لیے کمائی، اور (پہلی صورت سے ہٹ کر دوسری صورت یہ بنتی ہے کہ) اگر مسلسل روزہ رکھنے کی وجہ سے (اگر) ان (روزہ داروں) کا ظن غالب ہو کہ حقوق واجبہ تو کماحقہ (یعنی مکمل طور پر) ادا کر لیں گے مگر حقوق غیر واجبہ ادا کرنے کی قوت نہیں رہے گی، ان کے لیے روزہ مکروہ یا خلافِ اولیٰ ہے اور جنہیں اس کا ظن غالب ہو کہ صومِ دہر (یعنی ہمیشہ روزہ) رکھنے کے باوجود تمام حقوق واجبہ، مَسْنُونہ، مُسْتَحَبَّہ کماحقہ (یعنی مکمل طور پر) ادا کر لیں گے ان کے لیے کراہت بھی نہیں۔ بعض صحابہ کرام جیسے ابولکھ انصاری اور مزہ بن عمر و اشجی رضی اللہ تعالیٰ عنہما صومِ دہر (یعنی ہمیشہ روزہ) رکھتے تھے اور حضور اقدس صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم نے انہیں منع نہیں فرمایا، اسی طرح بہت سے تابعین اور اولیاء کرام سے بھی صومِ دہر (یعنی ہمیشہ روزہ) رکھنا منقول ہے۔ [اشعة المعات جلد ثانی ص ۱۰۰] (نزهة القاری ج ۳ ص ۳۸۶ مُلَخَّصًا)

یَا رَبِّ مِصْطَفَىٰ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں زندگی، صحت اور فرصت کو غنیمت جانتے ہوئے خوب خوب نفلِ روزے رکھنے کی سعادت عنایت فرما، انہیں قبول بھی کر، ہمیں بے حساب بخش دے اور ہمارے پیٹھے پیٹھے محبوب صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کی ساری اُمت کی مغفرت فرما۔
اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ



اللہ

صلو علی الحبیب ! صلی اللہ تعالیٰ علی محمد
"اگر سردھڑنا چاہتے ہو تو "مدنی انعامات"
مضبوطی سے تھام لو۔"

المَدِیْنَةُ
الْبَقِیَّةُ



ایثار کا ثواب

فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جو شخص کسی چیز کی خواہش رکھتا ہو، پھر اُس خواہش کو روک کر اپنے اوپر کسی اور کو ترجیح دے، تو اللہ پاک اُسے بخش دیتا ہے۔

(احیاء علوم الدین، ۱۱۴/۳)



فیضانِ مدینہ، محلہ سودا گران، پرانی سبزی منڈی کراچی

UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278

www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net